69790 ـ والدہ کی جانب سے صرف ایک بیٹے کو تحفہ جات دینے کا حکم

سوال

میرے والد نے اپنا تعمیر کردہ مکان والدہ کے نام کر لگا دیا حالانکہ والدہ نے کوئی قیمت ادا نہیں کی تھی، اور میری والدہ نے ایک فلیٹ میرے بھائی کے نام لگا دیا، حالانکہ میرے بھائی نے صرف اس کی مرمت کروائی تھی، اس کے علاوہ والدہ نے میرے بھائی کو ایک بڑی دوکان بھی دی جس کے کرایہ سے وہ اپنی ضروریات پوری کرتا ہے، اور اسی طرح اسے ایک جگہ بھی دی جہاں وہ کام کاج کرتا ہے، اور والدہ کا کہنا ہے کہ یہ اس نے اپنے بیٹے کو ہبہ کیا ہے، اور والد صاحب کی وفات کے بعد عمارت میں سے مجھے کچھ بھی دینا منظور نہیں کیا، بلکہ کہتی ہے کہ: وہ اس کے نام ہے اور اس میں میرا کوئی حق نہیں، اگر میں فوت ہو جاؤں تو پھر تیرا اس میں حصہ ہوگا، یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب نے اپنے سوگواران میں مجھے یعنی بیٹی اور میرے بھائی اور والدہ کے علاوہ کوئی اور وراث نہیں چھوڑا، اس میں شرعی رائے اور حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے مال میں سے جو چاہے ہبہ کر دے، اور اس میں بیوی اور اپنی اولاد کے مابین عدل کرنا واجب نہیں لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں ورثاء کو نقصان اور ضرر دینے کا مقصد نہ ہو.

دوم:

اللہ سبحانہ وتعالی نے ماں اور باپ پر اپنی اولاد کو عطیہ دینے میں عدل و انصاف کرنا واجب کیا ہے، اس لیے والدین کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک بیٹے یا بیٹی کو دے اور باقی کو نہ دے، اور اگر وہ ایسا کریں تو پھر اس کا حل یہ ہے کہ یا تو وہ عطیہ واپس لے لیں، یا پھر باقی سب اولاد کو بھی اتنا ہی دیں تا کہ عدل و انصاف ہو سکے.

اور آپ کی والدہ نے آپ کے بھائی کو جو فلیٹ اور دوکان، اور جگہ دی ہے وہ حرام امور میں شامل ہوتا ہے، اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے درمیان عدل و انصاف کرے.

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے

اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ و سلم میں نے اپنے اس بیٹے کو ایك غلام عطیہ کیا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح ہبہ کیا ہے ؟

تو انہوں نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اس سے واپس لے لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2446) صحیح مسلم حدیث نمبر (1623).

اور بخاری شریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

تم اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین عدل کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2587).

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنا عطیہ واپس لے لیا.

اور سوال نمبر (67652) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ: والدہ کے لیے اپنی اولاد کو کوئی چیز عطیہ یا ہبہ کرنے میں عدل و انصاف کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے عدل یہی ہے کہ وہ اپنی اولاد میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں جتنا عطیہ دے، کیونکہ اللہ تعالی کی تقسیم سے زیادہ عدل و انصاف والا نہیں.

واللہ اعلم .